از عدالت عظمیٰ

ایگزیکٹو آفیسر وغیرہ وغیرہ۔

بنام

ای۔ ترو پلو و دیگراں وغیرہ وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 26مارچ،1996

[جے ایس ورما اور بی این کرپال، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

ترو ملو ترو پتی دیو استھانمز-حاضرین کی تقرری-شری وینکٹیشور بالا مندر کے مکین اور سابقہ مکین روز گار کے تبادلے کے ذریعے ان کے ناموں کی سرپرستی کے بغیر غور کے اہل ہیں-انتخاب کے لیے تحریری امتحان اور انٹرویو کا انعقاد-کچھ سابقہ مکین نے ترجیح کی بنیاد پر تقرری کا دعوی کرنے والی رٹ پٹیشن دائر کرنے کا انتخاب نہیں کیا-قرار پایا کہ، مکین / سابقہ مکین کی خودکار تقرری کے لیے فراہم نہیں کرتے ہیں-جن امیدواروں پر تقرری کے لیے غور کیا گیا تھا اور وہ انتخاب کے لیے موزوں نہیں پائے گئے تھے،وہ تقرری کا دعوی نہیں کر سکتے۔

ترو ملو ترو پتی دیو استھانم کے ذریعہ قائم کردہ یتیموں اور بے سہارا بچوں کے یتیم خانے شری وینکٹیشور بالا مندر کے مکین اور سابقہ مکین، ان کے ناموں کو محکمہ روز گار کے ذریعے سپانسر کیے بغیر، رائج بھرتی کے قواعد کے مطابق دیو استھانم کی ملازمت میں مقرر کیے جانے پر غور کرنے کے اہل تھے۔سال 1991 میں حاضرین کے عہدے کے لیے 297 آسامیاں تھیں جن کے لیے محکمہ روزگار کی سرپرستی میں 2944 امیدواروں اور جواب دہندگان سمیت بالا مندر کے مکین اور سابقہ مکین ہونے والے 193 امیدواروں پر غور کیا گیا۔ تحریری امتحان اور انٹرویو کے ذریعے انتخاب کیا گیا،اور دیگر امیدواروں کے علاوہ بالا مندر کے 53 مکینوں / سابقہ مکینوں کا انتخاب کیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مدعاعلیہان، جو بالا مندر کے سابقہ مکین تھے اور جن کا انتخاب نہیں کیا جا سکا، نے عدالت عالیہ کے سامنے رٹ درخواستیں دائر کیں جن میں دعوی کیا گیا کہ ان کے ساتھ مکینوں کے برابر سلوک کیا جانا چاہیے تھا اور دیواستھانم کے تحت تقرری میں ترجیح دی جانی چاہیے تھی۔ دیواستھانم کا موقف یہ تھا کہ تمام مکینوں اور سابقہ مکینوں کو کوئی خودکار ملازمت نہیں دی جا سکتی اور قوانین صرف یہ فراہم کرتے ہیں کہ مساوی مکینوں میں مکینوں کو ترجیح دی جائے گی۔ عدالت عالیہ نے رٹ درخواستوں کی اجازت دے دی۔ نالاں ہو کر دیواستھانم نے موجودہ اپیلیں دائر کیں۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. عدالت عالیہ نے وہ ہدایت جاری کرنے میں غلطی کی جس کا اثر مدعاعلیہ کو تقرری دینے پر پڑا حالانکہ ان پر غور کیا گیا تھا لیکن وہ انتخاب کے لیے موزوں نہیں پائے گئے تھے۔ ان حالات میں جواب دہندگان کو کوئی راحت نہیں دی جا سکتی تھی۔

2. یہ حقیقت کہ حاضرین کے انتخاب کے لیے انٹرویو منعقد کیے گئے تھے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقرری کے لیے امیدواروں کی موزونیت کا فیصلہ کیا جانا تھا اور مکینوں / سابقہ مکینوں کی تقرری خودکار نہیں تھی۔

3. موجودہ مقدمے کے حقائق پر، بالا مندر کے مکینوں اور سابقہ مکینوں کے درمیان فرق تمام مطابقت کھو دیتا ہے کیونکہ تقرری کے لیے زیر غور 193 مکینوں / سابقہ مکینوں میں سے 53 کا انتخاب کیا گیا تھا؛ اور جن امیدواروں کو منتخب کیا گیا تھا ان کے مقابلے میں جواب دہندگان واضح طور پر یکساں طور پر قابل نہیں پائے گئے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4507-4514، سال 1996 وغیرہ وغیرہ۔

آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے رٹ پٹیشن نمبری 13123، 20032، 20161، 20499، 18205، 93/12498، 94/16449 اور 7927، سال 1992 کے فیصلے اور حکم سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل گزاروں کے لیے اے ستّاراؤ۔

جواب دہندگان کے لیے ایل این راؤ، ٹی این راؤ، بنام جگپتی، ایس ادیا کمار ساگر اور مس سمن بالا راستوگی۔

عدالت کا فیصلہ کیرپال، جسٹس نے سنایا۔

یہاں اپیل کنندہ، ترو ملا تروپتی دیواستھانم نے سری وینکٹیشور بالا مندر کا آغاز کیا جو یتیموں اور بے سہارا بچوں کے لیے 18 سال کی عمر تک مفت رہائش، کھانا پینا، لباس اور تعلیم فراہم کرنے کے لیے ایک یتیم خانہ ہے تاکہ وہ اچھی تعلیم حاصل کر سکیں اور روزگار حاصل کر سکیں۔ اپیل گزاروں کے مطابق جب بالا مندر کا کوئی مکین / سابقہ مکین اہل ہوتا ہے اور دیواستھانم میں کسی عہدے کا اہل ہوتا ہے، تو اسے رائج بھرتی کے قواعد کے مطابق دوسرے قیدیوں کے ساتھ سمجھا جاتا ہے۔ دیواستھانم کے ایگزیکٹو آفیسر نے 23.4.1980 پر کارروائی درج کی، اس اثر کے ساتھ کہ ہر بالا مندر امیدوار کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دی جانی چاہیے اور جب وہ اسے مکمل کر لے تو اسے روزگار کے تبادلے کے حوالے کے بغیر معمول کے طور پر دیواستھانم میں ملازمت فراہم کی جانی چاہیے۔ یہ مزید درج کیا گیا کہ جب تک انہیں دیواستھانم میں نوکری نہیں دی جاتی، وہ بالا مندر میں ہی رہیں گے۔

اپیل کنندہ کی درخواست پر، حکومت نے بالا مندر کے مکینوں / سابقہ مکینوں کو 5.6.1982 کے حکم کے ذریعے محکمہ روزگار کے دائرہ کار سے مستثنیٰ قرار دیا۔ سابقہ مکین وہ ہیں جنہیں بالا مندر سے فارغ کیا جاتا ہے۔ دیواستھانم کے ذریعے بنائے گئے قواعد کا قاعدہ 5 بالا مندر سے خارج ہونے سے متعلق ہے اور قاعدہ 6، جو ذاتی ریکارڈ سے متعلق ہے اور قاعدہ 8 جو کسی بھی فائدے کے حقدار ہونے سے نااہل ہونے سے متعلق ہے، درج ذیل ہیں:

5: برطرف

(a) 18 سال کی عمر کو حاصل کرنے والے تمام قیدیوں کو اس تعلیمی سال کے اختتام پر فارغ کر دیا جائے گا جس میں وہ 18 سال کی عمر کو پورا کرتے ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

(b) اگر مکین کے والدین / سرپرست مکین کو قبل از وقت برطرف کرنے کی درخواست کرتے ہیں تو اس طرح کی درخواست پر ذاتی بنیادوں پر غور کیا جائے گا۔ اگر انتظامیہ یہ سمجھتی ہے کہ اس طرح کی درخواست حقیقی ہے اور مکینوں کو قبل از وقت برطرف کرنے کا جواز پیش کرتی ہے، تو خارج کرنے پر غور کیا جاسکتا ہے۔

(c) کوئی بھی مکین جو ناکام ہو جاتا ہے یا کسی بھی طبقے میں حراست میں رکھا جاتا ہے اسے فوری طور پر برطرف کر دیا جائے گا۔

(d) نظم و ضبط کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ مینیجر، بالا مندر بے ضابطگی کے معاملات کی اطلاع دیواستھانم کے تعلیمی افسر کو دے گا۔ دیواستھانم کا تعلیمی افسر قیدی کو پورے کیریئر کے دوران دو سے زائد مواقع کے لیے انتباہ نہیں دے گا۔ نظم و ضبط کی تیسری صورت خارج ہونے کا باعث بن سکتی ہے۔ مینیجر کی اجازت کے بغیر استدعا سے غیر حاضری کو بے ضابطگی سمجھا جائے گا۔

(6) ذاتی ریکارڈ

"مفصل معلومات" ہر مکین کے لیے رکھے جائیں گے، جن میں داخلے کی تفصیلات، طبی معائنے کی رپورٹ، پیش رفت کی رپورٹ، اور نظم و ضبط سے متعلق معاملات شامل ہوں گے۔ مختصراً، یہ متعلقہ مقیم کے بالا مندر میں قیام کے دوران اس کا ذاتی ریکارڈ ہو گا

(a) سال میں ایک بار دیواستھانم کے تعلیمی افسر کے ذریعے ذاتی ریکارڈ کا جائزہ لیا جائے گا۔

(b) TTD میں تقرری میں ترجیح دینے کے لیے مکینوں کے معاملے پر غور کرتے وقت ذاتی ریکارڈ پر غور کیا جائے گا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

(c) ذاتی ریکارڈ دیو کو موصول ہو گا۔ تعلیمی افسر سال میں ایک بار۔

(د) جہاں تک ممکن ہو بالا مندر کے قیدیوں کو TTD کے مختلف اداروں میں شامل کیا جائے گا بشرطیکہ وہ اہل اور موزوں ہوں۔

(8)نااہلیت

اگر کسی مکین کو سزا کی بنیاد پر یا غلط معلومات فراہم کرتے ہوئے داخلہ کی بنیاد پر ہٹانے کا حکم دیا جاتا ہے تو ایسا مکین بالا مندر کے مکین کی حیثیت سے کسی بھی فائدے کا حقدار نہیں ہو گا۔ نااہلی کی نشاندہی کرنے کے لیے داخلہ رجسٹر اور دیگر متعلقہ رجسٹر میں اس نام کے خلاف اندراج کیا جائے گا۔

لہذا، مذکورہ بالا باڑوں کو انتظامی کمیٹی اور بورڈ کے سامنے "ایس وی بالا مندر، تروپتی کے حوالے سے اب وضع کردہ اصولوں" کی منظوری کے لیے رکھا گیا۔

مدعاعلیہان بالا مندر کے سابقہ مکین ہیں، جنہوں نے آندھرا پردیش کی عدالت عالیہ میں الگ الگ رٹ درخواستیں دائر کی ہیں، انہیں مذکورہ ادارے سے برطرف کر دیا گیا تھا حالانکہ انہوں نے اپنی تعلیم مکمل نہیں کی تھی۔ سال 1991 میں، حاضرین کے عہدے کے لیے 297 آسامیاں تھیں۔ اپیل کنندہ کے وکیل کے مطابق، اپیل کنندہ کا رواج یہ تھا کہ بالا مندر کے تمام قیدیوں کو تقرری کے لیے سمجھا جاتا ہے اگر وہ کوئی درخواست دیے بغیر اہل ہیں۔ حاضرین کے طور پر مقرر ہونے کے لیے مطلوبہ اہلیت یہ ہے کہ امیدوار کو آٹھویں جماعت پاس ہونا چاہیے۔ سابقہ مکین بھی غور یا تقرری کے حقدار تھے اور اگرچہ انہیں محکمہ روزگار کے بذریعے درخواست دینے کی ضرورت نہیں تھی لیکن انہیں براہ راست درخواست دینے کی ضرورت تھی۔ محکمہ روزگار کی طرف سے بھی ناموں کی سرپرستی کی گئی اور 297 آسامیوں کے لیے محکمہ روزگار کی طرف سے 2944 امیدواروں کی سرپرستی کی گئی اور 193 امیدوار بالا مندر کے مکین اور سابقہ مکین تھے، جن میں مدعاعلیہان بھی شامل تھے جن پر غور کیا گیا تھا۔ چونکہ امیدواروں کی تعداد خالی آسامیوں کی تعداد سے زائد تھی،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس لیے حکام کے ذریعے تحریری امتحان اور انٹرویو کے ذریعے انتخاب کیا گیا۔ یہ کہا گیا ہے کہ بالا مندر کے 193 مکینوں / سابقہ مکینوں میں سے صرف 145 تحریری امتحان اور انٹرویو میں حاضر ہوئے اور ان میں سے 53 کو حاضرین کے عہدے کے لیے منتخب کیا گیا۔

مدعاعلیہان، جو حاضریوں کے مذکورہ بالا عہدوں کے لیے منتخب نہیں ہوئے تھے، نے مختلف رٹ درخواستیں دائر کیں جنہیں ان اپیلوں میں اعتراض کردہ مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا گیا۔ عدالت عالیہ کے سامنے جواب دہندگان دلیل یہ تھی کہ ان کے ساتھ مکینون کے برابر سلوک کیا جانا چاہیے اور انہیں دیواستھانم کے تحت تقرری میں بھی ترجیح دی جانی چاہیے۔ درخواست گزار کی جانب سے بھرتی اہل امیدواروں میں سے انتخاب کے ذریعے کی گئی تھی اور یہ عدالت عالیہ کے نوٹس میں لایا گیا تھا کہ 30/31.3.1994 پر دیواستھانم نے سابقہ مکین سے متعلق قرارداد منظور کی۔ ذیلی کمیٹی کی تجویز، جسے دیواستھانم بورڈ کے سامنے رکھا گیا تھا، درج ذیل ہے:

"1. (i) ایس وی بالا مندر کے وہ م مکین جنہیں مندرجہ ذیل بنیادوں کے علاوہ برطرف کیا جاتا ہے، سوائے مندرجہ ذیل بنیادوں کے، انٹرویو کے لیے کال لیٹر بھیجنے اور اس طرح کے دیگر فوائد، اگر کوئی ہوں، کے لیے سابقہ مکین نہیں سمجھے جائیں گے۔

(a) اچھے ذاتی ریکارڈ والے اور تعلیم کی کامیاب تکمیل پر اور 18 سال کی عمر حاصل کرنے کے بعد برطرف ہونے والے مکین۔

(b) اچھے ذاتی ریکارڈ والے لیکن کسی بھی درجے میں ناکامی پر فارغ ہونے والے مکین۔

(11) تب کے ایگزیکٹو آفیسر، TTDs کی جانب سے فردِ ریکارڈ نمبر E3/10110/79، مورخہ 23.4.1980 کے تحت ایس وی بالا مندر کے مقیم افراد کو TTDs کی ملازمت میں کسی بھی انتخابی عمل کے بغیر تقرری دینے اور انہیں یتیم خانے میں اس وقت تک برقرار رکھنے کے احکامات، جب تک کہ انہیں T-T دیوستھانم میں ملازمت نہ مل جائے، کو عدالتی مقدمات سے بچنے کے لیے کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے۔"

اس تجویز پر درج ذیل قرارداد 30/31.3.1994 پر منظور کی گئی:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

" تجویز(1): منظوری دی جاسکتی ہے سوائے اس کے کہ کسی بھی درجے میں ناکامی پر برطرف ہونے والے قیدیوں کو سابقہ مکین نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ تجویز(II) کو بھی منظوری دی گئی۔"

ہماری رائے میں عدالت عالیہ صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچی کہ 30/31.3.1994 کی مذکورہ قرارداد کا موجودہ مقدمے پر کوئی اطلاق نہیں تھا کیونکہ ممکنہ طور پر 1991 میں 297 آسامیوں پر تقرری کے لیے انتخاب کیا گیا تھا۔ اس کے بعد عدالت عالیہ نے مندرجہ ذیل ہدایت دی:

" مذکورہ بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سابقہ مکین کے مقدمات پر قرارداد نمبر 307، تاریخ نمبر 27.10.1984 کے تحت حاصل کردہ حیثیت کی بنیاد پر غور کرنا ہوگا اور ان کے مقدمات پر قاعدہ (6) کی شق (b) اور (d) کے لحاظ سے غور کرنا ہوگا۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر، رٹ پٹیشن نمبر 13123، سال 1993 کی اجازت دینی ہوگی اور اسی کے مطابق اس کی اجازت ہے۔

اس کے مطابق، تحریری درخواست نمبر 7927/92، 20032/93، 20161/90، 20499/94، 18205/93، 12498/98 اور 16449/94 کی بھی اجازت ہے۔ کوئی قیمت نہیں۔"

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ تمام جواب دہندگان کو حاضرین کے عہدے پر مقرر کرنے کے لیے سمجھا گیا تھا لیکن وہ مناسب نہیں پائے گئے۔ منتخب ہونے والے زیادہ تر افراد وہ تھے جنہیں محکمہ روزگار نے اسپانسر کیا تھا۔ اپیل گزار کے ماہر وکیل، مسٹر اے ستّاراؤ کی دلیل کا زور یہ تھا کہ تمام مکینوں اور سابقہ مکینوں کو کوئی خودکار ملازمت نہیں دی جاسکتی اور قواعد کی شق 6(b) کا صرف یہ مطلب تھا کہ اگر سب چیزیں برابر ہیں، تو قیدیوں کو دیواستھانم کے تحت تقرری کے لیے ترجیح دی جائے گی۔ موجودہ معاملے میں، مدعا علیہان کی طرف سے دائر رٹ درخواستوں کی اجازت دینے کا اثر یہ تھا کہ اپیل گزاروں کو اب ہدایت کی گئی تھی کہ وہ مدعا علیہان کو حاضری کے طور پر مقرر کریں حالانکہ وہ اس طرح کی تقرریوں کے لیے موزوں نہیں پائے گئے تھے۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ رٹ درخواستوں میں ایک درخواست یہ تھی کہ درخواست گزاروں کے انتخاب کو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

من مانی اور امتیازی سلوک کے طور پر سمجھا جانا چاہیے اور یہاں اپیل گزاروں کو ہدایت دی جانی چاہیے کہ وہ بالا مندر میں امیدواروں کی تقرری کے حوالے سے موجودہ قوانین کے مطابق رٹ درخواست گزاروں کی تقرری کریں۔رٹ درخواستوں کو نمٹاتے ہوئے عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ رٹ درخواستوں کی اجازت دی گئی ہے۔اس کا مطلب یہ تھا کہ تحریری درخواستوں میں درخواست کی گئی راحتوں کو مکمل طور پر منظور کر لیا گیا۔

یہاں اوپر بیان کردہ حقائق سے یہ بالکل واضح ہے کہ جواب دہندگان کو سابقہ مکین سمجھے جانے کی وجہ سے جانبداری کا باعث سمجھا جا سکتا ہے۔دستیاب آسامیوں کی کل تعداد مکینوں اور سابقہ مکینوں کی کل تعداد سے زائد تھی۔یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ ان اندرونی امیدواروں کا انتخاب نہیں کیا گیا۔قاعدہ 6 کی شق (b) جس میں دیواستھانم میں تقرری میں مکینوں کو ترجیح دینے کا حوالہ دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کا مطلب یہ ہے کہ امیدواروں کی خوبیوں سے قطع نظر، مکینوں کو تقرری دی جانی چاہیے۔اپیل گزاروں نے تحریری امتحان / انٹرویو منعقد کرکے اہل مکینوں، سابقہ مکینوں اور عام امیدواروں میں سے انتخاب کرنے کے طریقہ کار کا صحیح طریقے سے سہارا لیا ہے اور شق 6 کا مطلب صرف یہ ہو سکتا ہے کہ امیدواروں کی قابلیت برابر ہونے کے ساتھ بالا مندر کے مکینوں کو ترجیح دی جائے گی۔

عدالت عالیہ کی طرف سے 23.4.1980 پر ایگزیکٹو آفیسر کی کارروائی کا حوالہ بھی غلط ہے۔جس راستے پر انحصار رکھا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:

"ایس وی بالا مندر، تروپتی کے کچھ موجودہ مکین TTD میں تقرری کے لیے 12.2.1980 پر انٹرویو کے لیے حاضر ہوئے ہیں حالانکہ وہ اب بھی کالج میں پڑھ رہے ہیں۔

خصوصی افسر، ایس وی بالا مندر، تروپتی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ایس وی بالا مندر، تروپتی کے موجودہ مکین کی TTD میں تقرری کے معاملے پر ان کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد غور کیا جائے گا۔بالا مندر کے ہر امیدوار کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دی جانی چاہیے جو وہ چاہتا ہے۔جیسے ہی وہ تعلیم مکمل کرے گا، اسے محکمہ روزگار کے حوالے کے بغیر معمول کے طور پر TTD میں ملازمت فراہم کی جائے گی۔جب تک انہیں TTD میں نوکری نہیں دی جاتی، وہ بالا مندر میں ہی رہیں گے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہر سال، خصوصی افسر، ایس وی بالا مندر، ان تمام امیدواروں کے بارے میں تین یا چار ماہ پہلے ایک فہرست بھیجے گا جو تعلیم مکمل کر رہے ہوں گے یا اپنی عمر مکمل کر رہے ہوں گے اور ملازمت کے اہل ہوں گے۔

مذکورہ بالا کارروائی محض یہ بتاتی ہے کہ 1981 میں بھی دیواستھانم کے تحت تقرری کے لیے انٹرویو منعقد کیے گئے تھے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ موجودہ مکینوں کو ان کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد تقرری کے لیے سمجھا جائے گا اور انہیں محکمہ روزگار کا حوالہ دیے بغیر معمول کے طور پر ملازمت دی جائے گی۔ یہ حقیقت کہ 1991 میں بھی انٹرویو منعقد کیے گئے تھے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقرری کے لیے امیدواروں کی موزونیت کا اندازہ لگانا پڑتا تھا اور مکینوں / سابقہ مکینوں کی تقرری خودکار نہیں تھی۔ موجودہ مقدمے کے حقائق پر، مکینوں اور سابقہ مکینوں کے درمیان فرق تمام مطابقت کھو دیتا ہے کیونکہ 193 مکینوں / سابقہ مکینوں کو تقرری کے لیے سمجھا گیا تھا اور ان میں سے 53 کا انتخاب کیا گیا تھا۔ منتخب ہونے والے امیدواروں کے مقابلے میں، جواب دہندگان واضح طور پر یکساں طور پر ہونہار نہیں پائے گئے۔ مدعا علیہ کا وکیل یہ ظاہر نہیں کر سکا ہے کہ کسی بھی وقت، دیواستھانم کی طرف سے مکینوں کو روزگار دینے کا وعدہ یا ذمہ داری تھی، چاہے یہ فرض کیا جائے کہ مدعا علیہان جیسے سابقہ مکین کے ساتھ مکینوں کے برابر سلوک کیا جانا چاہیے۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ نے واضح طور پر وہ ہدایت جاری کرنے میں غلطی کی جس کا اثر جواب دہندگان کو تقرری دینے پر پڑا حالانکہ ان پر غور کیا گیا لیکن وہ انتخاب کے لیے موزوں نہیں پائے گئے۔ عدالت عالیہ کو یہ فیصلہ دینا چاہیے تھا کہ اپیل کنندہ کے بذریعے مکینوں اور سابقہ مکینوں کی خودکار ملازمت نہیں ہو سکتی اور انہیں انتخاب کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ سال 1991 میں ایک انتخاب ہوا جب جواب دہندگان پر غور کیا گیا لیکن انہیں انتخاب کے لیے موزوں نہیں پایا گیا اور جواب دہندگان کو کوئی راحت نہیں دی جا سکتی تھی۔

اس کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا گیا ہے، جس کا اثر یہ ہے کہ مدعا علیہان کی طرف سے دائر کردہ رٹ درخواستیں خارج ہو جائیں گی۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document